اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ۔ جولائی ۔ کل بذریعہ تار ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بخیریت ہیں ۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت ہے ؛

خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ناظم تجارت تحریک جدید حیدر آباد سندھ واپس روانہ ہو گئے ؛

آج صبح خوب بارش ہوئی ۔ الحمد للہ ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تزکیہ نفس کا پردہ سے تعلق

پردہ کے متعلق عیسائیوں کے اعتراض پر فرمایا :-

"بے شک اہل اسلام نے طریق پردہ اختیار کیا ہے کتاب اللہ نے اس کو سمجھایا ہے ۔ تجارب نے اس کی تصدیق کی ہے ۔ کہ وہ سچا تزکیہ نفس جو کہ بہت سے مجاہدات کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ وہ پردہ سے حاصل ہوتا ہے مومنوں کے تین قسم کے طبقات ہوتے ہیں ۔ ایک وہ جو کہ ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہیں ۔ دوسرے وہ جو کہ درمیان کے درجہ پر ہوتے ہیں ۔ کہ ٹھوکر لگ جائے ۔ تو لگ جائے نہ لگے ۔ تو نہ ہی لگے ۔ تیسرے سابقین ...... اس حفظ مراتب کو مد نظر رکھ کر دیکھو ۔ کہ کیا تینوں قسموں سے ایک قسم کا معاملہ ہو سکتا ہے ۔ کیا عیسائی اس بات کو بتلا سکتے ہیں ۔ کہ ان میں سب پاک باز ہیں ۔ شرابی نہیں ہیں ۔ زانی نہیں ہیں ۔ اگر پردہ ہوتا ۔ تو ان جرائم کی نوبت کیوں آتی ۔ اور یہ ہزارہا ولد الحرام کیوں ہوتے تجربہ بتلا رہا ہے ۔ کہ عام زندگی والے یعنی ٹھوکر کھانے والے بہت ہیں ۔ اور تیسرے درجے والے دُور کے ستاروں کی طرح ہیں ۔ اس لئے بلحاظ کثرت کے خدا کے قانون نے چاہا ۔ کہ پردہ کی رسم عام ہو ۔ تجارب اور نظائر بھی بتلا رہے ہیں ۔ یورپ اور امریکہ اور فرانس کی سیر کرو ۔ تو پتہ لگے گا "

(البدر ۔ مورخہ ۵ ۔ جون ۱۹۰۳ء)

اعمال کی اصل روح معرفت الٰہی ہے

"اعمال کی اصل رُوح تو معرفت الٰہی و اخلاص ہے یہ نہ ہو ۔ تو یہ لفظی جھگڑے ایچ ہیں ۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے ۔ کہ ہم مسلمانوں کو عملاً مسلمان بنا دیں "

(بدر ۷ ۔ فروری ۱۹۰۷ء)

بے جا آزادی کا ہولناک اثر

"ایک شخص کا ذکر ہے ۔ وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا ۔ تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی ۔ شراب وغیرہ اول شروع کی ۔ پھر پردہ بھی چھوڑ دیا ۔ غیر لوگوں سے بھی ملنے لگی ۔ خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا ۔ تو اس نے بیوی کو کہا ۔ کہ تو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو ۔ اس نے کہا ۔ کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے ۔ یہ عادتیں جو شراب وغیرہ آزادی کی پڑ گئی ہیں ۔ یہ نہیں چھوٹ سکتیں "

(بدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

تعلق منقطع کرنے میں عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے

"ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ ایک شخص سفر میں تھا ۔ اس نے اپنی بیوی کو لکھا ۔ کہ اگر وہ بدیدن خط جلدی اس کی طرف روانہ نہ ہو گی ۔ تو اسے طلاق دے دی جائے گی ۔ سنا گیا ہے ۔ کہ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا ۔ کہ جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔ تو ہم کیسے امید کر سکتے ہیں ۔ کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے "

(البدر مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چین میں برطانیہ و جاپان کی کشمکش

ٹوکیو سے ۱۵ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی وزیر خارجہ اور برطانوی سفیر کے مابین ٹین سین کے قضیہ کے متعلق جو گفت و شنید شروع ہوئی تھی۔ اس میں شدید الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ آج وزیر خارجہ جاپان نے یکایک یہ مطالبہ پیش کیا۔ کہ پہلے برطانیہ کی طرف سے یہ اعلان ہونا چاہیئے۔ کہ جاپان مشرق بعید میں جو تبدیلیاں کرنا چاہتا ہے۔ اس میں وہ تعاون کرے گا۔ جب تک یہ اعلان نہ ہو گفت و شنید کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ برطانوی سفیر کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ پہلے ٹین سین کا قضیہ طے کر لیا جائے۔ اس کے بعد مستقل اصول پر گفتگو کی جائے۔ لیکن جاپانی وزیر نے کہا کہ جب تک بنیادی اصول پہلے طے نہ ہو جائیں۔ کسی ضمنی بات کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔ اور کہ جب بھی یہ گفت و شنید ہو گی۔ اس کی بنیاد جاپانی نقطۂ نگاہ پر رکھی جائیگی۔ ورنہ یہ ہو ہی نہیں سکے گی۔

ہانگ کانگ سے ۱۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ کل سنگٹاؤ کے برطانوی قونصل خانہ پر جاپانی ہوائی جہازوں نے دو بم گرائے تھے۔ اس کے متعلق اب جاپانیوں نے معافی مانگ لی ہے اور اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ آج جاپانی قونصل جنرل نے سنگٹاؤ کے برطانوی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ کل سے یہاں برطانیہ کے خلاف شدید مظاہرے ہونے والے ہیں۔ اور جاپانی گورنمنٹ برطانوی باشندوں کے مال و جان کی حفاظت کا ذمہ صرف اسی صورت میں لے سکتی ہے۔ کہ پچھلے مظاہروں میں برطانوی رعایا کا جو کچھ بھی نقصان ہوا ہے۔ اس کا ذکر نہ کیا جائے۔ اور جاپان سے اس کا معاوضہ نہ طلب کیا جائے۔ برطانوی سفیر نے تمام حالات دفتر جنگ کو لندن بھیج دیئے ہیں۔ اور ہدایات طلب کی ہیں۔ کہ جاپانیوں کی یہ شرائط تسلیم کی جائیں یا نہیں۔ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے بطور احتیاط ایک جنگی جہاز سنگٹاؤ روانہ کیا گیا ہے۔ لیکن جاپانی اس کے منزل مقصود پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب ہو رہے ہیں۔ ٹوکیو سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ جاپان کے محکمہ بحری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہانگ کانگ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع بندرگاہ سواٹو پر حملہ کرنے والا ہے۔ اس لئے وہاں جو بھی غیر ملکی جہاز ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ ۱۷ جولائی کی نصف شب تک وہاں سے نکل جائیں۔ ورنہ نقصان کے ذمہ دار وہ خود ہونگے۔

ترکی کے ساتھ برطانیہ و فرانس کے معاہدے کی اہم شرائط

برطانیہ و فرانس کا ترکی کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی بعض اہم دفعات کا ذکر حال ہی میں پریس میں آیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس معاہدہ میں ترکی نے اپنے وقار کے تحفظ کا خاص طور پر خیال رکھا ہے۔ چنانچہ یہ طے پایا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں جو برطانوی اور فرانسیسی افواج مشرق میں نبرد آزما ہوں گی۔ انکی قیادت ترکی جرنیل کے سپرد ہوگی لیکن طریق مدافعت ایک ایسی کمیٹی تجویز کریگی جس میں تینوں قوموں کے نمائندے شریک ہونگے مشرقی محاذ کے علاوہ ترکی۔ ان ممالک کی امداد کسی اور محاذ پر کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوگا۔ اس کے سوائے بلقان سٹیٹس نے باہم جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ تمام افواج کی قیادت ایک کمیٹی کے سپرد ہوگی۔ جو مختلف ممالک کے آٹھ فوجی افسروں پر مشتمل ہوگی۔ اور جس کا ہیڈ کوئی ترکی فیلڈ مارشل ہوگا۔

اسکندرونہ پر ترکی قبضہ کے بعد

مذکورہ بالا معاہدہ کے رو سے اسکندرونہ ترکی کے حوالہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ اس پر اٹلی نے حکومت فرانس کے پاس ایک پُرزور احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ فرانس نے اسکندرونہ ترکی کے حوالے کر کے ایک بین الاقوامی معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ نیز اسے کوئی حق نہ تھا۔ کہ اٹلی کے مشورہ کے بغیر شام کے متعلق کوئی بھی قدم اٹھاتا۔ کیونکہ جن حکومتوں نے مل کر شام میں انتداب قائم کیا تھا۔ اٹلی ان میں سے ایک تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فرانس کی حکومت اس کا کوئی جواب دینے کا ارادہ نہیں رکھتی اس کی طرف سے زیادہ سے زیادہ اس کی رسید سرکاری طور پر بھیج دی جائے گی۔ شام میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ حکومت ترکی نے اسکندرونہ کے بعد شام کے بعض ساحلی علاقوں کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ لیکن فرانس ان مطالبات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ شام اور اسکندرونہ کی سرحد معین کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔ ترکی پارلیمنٹ میں اس پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اور وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ اسے دنیا کا سب سے بڑا فوجی مستقر بنایا جائیگا

سپین اور یورپ کی متوقع جنگ

میڈرڈ سے ۱۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ یہاں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اٹلی کے وزیر خارجہ نے جو آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جنرل فرینکو کو سیاحت اٹلی کی دعوت دی ہے جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ اب جنرل موصوف ستمبر میں روما جائیں گے۔ اور ممکن ہے ہٹلر کی دعوت پر برلن بھی جانا ہو۔ اس کے بعد مسولینی سپین کا دورہ کرے گا۔ اطالیہ کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو نے ہسپانیہ کے وزیر خارجہ سے دوبارہ ملاقات کی ہے لیکن موضوع کیا تھا۔ اس کے متعلق تاحال کوئی سرکاری اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ تاہم قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کی طرف سے تجارتی اور اقتصادی معاہدے کے علاوہ ایک فوجی معاہدے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے لیکن فی الحال کسی ایسے سمجھوتہ کی امید نہیں۔ میڈرڈ میں ۱۴ جولائی کو جنرل فرینکو سے ایک پرتگالی اخبار نویس نے ملاقات کی جس سے جنرل موصوف نے بیان کیا۔ کہ اگر آئندہ جنگ میں سپین کے مفاد پر کوئی حملہ نہ ہوا۔ اور ہماری نوآبادیاں محفوظ رہیں۔ تو ہم لڑائی میں بالکل شریک نہیں ہونگے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ موجودہ حکومت سپین بالکل آزاد حکومت ہے۔ جس پر نہ اٹلی کا کوئی اثر ہے۔ اور نہ جرمنی کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منگولیا میں روس جاپان کی لڑائی

احباب کو علم ہوگا۔ کہ منگولیا کے دو حصے ہیں۔ اندرونی منگولیا پر جاپان کا اقتدار ہے اور بیرونی منگولیا روسیوں کے زیر اثر ہے۔ روسی گورنمنٹ ان دنوں منگولیا کے دارالسلطنت ارگا سے اپنی سرحد تک ریلوے لائن تعمیر کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کا ارادہ آئندہ جنگ میں منگولیا کو جنگی مرکز بنانے کا ہے۔ اور اس وقت بھی ۱۰ ہزار سپاہی وہاں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ منگولین افواج کو بھی روسی جرنیلوں کے ذریعہ تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ علاقہ معدنی لحاظ سے بھی بہت قیمتی ہے۔ اور روسی ماہرین نے یہاں لوہا اور نمک کی کئی کانیں دریافت کی ہیں۔ منچوکو اور بیرونی منگولیا کی سرحد پر آئے دن روسیوں اور جاپانیوں میں تصادم ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ماسکو سے ۱۴ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ اس علاقہ میں دونوں افواج میں جنگ تاحال جاری ہے۔ فریقین کے طیارے ایک دوسرے پر بمباری کر رہے ہیں ٹینک مسلح سوار اور توپیں بھی برابر مصروف عمل ہیں۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۱۶ جاپانی طیارے تباہ کئے

گرا دیئے ہیں۔ اور تین ہزار جاپانی ہلاک اور پانچ ہزار زخمی کر دیئے ہیں۔ جاپانی محاذ جنگ سے روزانہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ جاپان کے سیاسی حلقوں میں کبھی یہاں اپنی کمزوری کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ حکومت جاپان کی توجہ ان دنوں چین میں برطانوی سیاست کے مقابلہ کی طرف بہت زیادہ ہے۔ اور منگولیا کے محاذ پر وہ بہت کم توجہ دے رہی ہے۔ برطانوی نمائندوں سے گفتگو کے بعد وہ اس امر کا فیصلہ کر سکے گی۔ کہ روس کے ساتھ اسے جنگ جاری رکھنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اگر جنگ ضروری سمجھی گئی۔ تو باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر اسے مناسب سمجھا گیا۔ تو اس طرف سے توجہ بالکل ہٹالی جائے گی۔

وصیت نمبر ۵۴۱۱ حکیم شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی عمر ۔۔ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن ڈیریوالہ دار وغیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶-۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اسوقت صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ صرف بارہ روپیہ بصیغہ ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ ایک قطعہ زمین سفید موازی دس مرلہ واقع محلہ دارالرحمت جو کہ میں نے بقیمت مبلغ ایک سو پچیس روپیہ کو خرید کیا ہوا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ العبد شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی موصی مذکور بقلم خود ۲۵-۶-۳۹ گواہ شد جمال الدین ولد میراں بخش ساکن ڈیریوالہ تحصیل و ضلع گورداسپور ۲۵-۶-۳۹ گواہ شد عزیز احمد ولد شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیریوالہ پسر موصی بقلم خود ۲۵-۶-۳۹

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۲۰ جولائی تک پرنسپل صاحب طبیہ کالج کے دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ قواعد داخلہ دفتر سے مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بھادنہ رام ولد سندر رام ذات تیرہ سکنہ اسلام والہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۹-۷-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۶-۶-۳۹

(دستخط) **خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱)۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ صدر دین ولد صوبا ذات جٹ سکنہ بھگت پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی لدھو ل وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۲-۹-۳۹ **دفتر بورڈ واقع ڈسکہ** میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۱۲-۹-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۲-۹-۳۹ کی جائے گی جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین **حب اٹھرا رجسٹرڈ**

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پچش۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۱۵ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ پیر امام ڈسٹرکٹ پادر نے ریاستی معاملات کو سلجھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور نظام گورنمنٹ سے دریافت کیا ہے۔ کہ اس شورش کو کس طرح اطمینان بخش رنگ میں ختم کیا جا سکتا ہے نیز ریذیڈنٹ سے جملہ کوائف دریافت کئے گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صوبجاتی حکومتوں نے بھی مرکزی حکومت کو لکھا ہے۔ کہ حیدر آباد کی شورش کا جلد خاتمہ کرایا جائے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اسی ماہ میں حکومت کی طرف سے مداخلت کا اعلان کر دیا جائے گا۔

شیلانگ ۱۵ر جولائی۔ حکومت ہند نے حکومت آسام کو لکھا ہے کہ ہندوستان اور برما کے درمیان سڑک کی تعمیر کے انتظامات جلد از جلد کئے جائیں۔ اس سڑک پر ایک کروڑ روپیہ صرف آنے کا اندازہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنوب مغربی چین میں جنگ کے امکانات بڑھ جانے کی وجہ سے یہ ہدایت کی گئی ہے۔

بمبئی ۱۵ر جولائی۔ امتناع شراب کی سکیم یکم اگست سے نافذ کی جا رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس طرح جو لوگ بے کار ہو جائیں گے۔ ان کے لئے دوسرے محکموں میں ملازمتوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

انبالہ ۱۵ر جولائی۔ سر چھوٹو رام دورہ پر یہاں آئے۔ اور سرکاری افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں ہمیشہ ایماندار رہنا چاہئے۔ رشوت لینا گناہ ہے۔ لیکن غریب زمیندار سے جسے روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ رشوت لینا بہت بڑا گناہ ہے

ناگپور ۱۵ر جولائی۔ ڈاکٹر کھارے نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کی سیاسی زندگی شکستوں سمجھوتوں۔ غلطیوں اور حماقتوں کا مجموعہ ہے۔ انڈین سول سروس کی طرح اب ایک نئی گاندھی سروس بھی قائم ہو گئی ہے۔

حیدر آباد سندھ ۱۵ر جولائی۔ سٹی مجسٹریٹ نے ایک اہم فیصلہ کیا ہے اور قرار دیا ہے۔ کہ کسی ذمہ دار اخبار نویس کو رپورٹر کا نام و پتہ بتلانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ عام تجربہ کی مدد سے یہی معلوم ہوا ہے کہ کسی ذمہ دار اخبار نویس کو نیوز رپورٹر کا نام و نشان نہیں بتانا چاہیئے۔

شملہ ۱۵ر جولائی۔ مدراس گورنمنٹ نے عوام سے تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے اب فیصلہ کیا ہے۔ کہ ریڈیو پر عام لوگوں کو تقریریں کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے تا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

بمبئی ۱۵ر جولائی۔ پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس آج انگلستان روانہ ہو گئے۔

کلکتہ ۱۵ر جولائی۔ بنگال کے ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ ڈنڈم کے تمام بھوک ہڑتالیوں کی صحت تسلی بخش ہے۔ اور کسی کے متعلق تشویش کی ضرورت نہیں۔

گودھرا ۱۵ر جولائی۔ مسٹر بوس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر ہائی کمانڈ نے اس وقت میرے خلاف کوئی انضباطی کارروائی کی۔ تو اس سے میری تحریک کو فروغ حاصل ہو گا۔ عوام اس سے ناراض ہو جائیں گے۔ اور ہماری ہر دلعزیزی میں اضافہ ہو گا۔

وارسا ۱۵ر جولائی۔ ڈینزگ میں فوجی تیاریاں زور شور سے شروع ہو رہی ہیں۔ اور فضا جنگ کے بادلوں سے معمور ہے۔ نازی فوجی بازاروں اور گلیوں میں دندناتے پھرتے ہیں بہت سی موٹر لاریاں تیار ہیں۔ اور سرحدی لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ علاقہ کو خالی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

لنڈن ۱۵ر جولائی۔ پولینڈ اور انگلستان کے مابین ایک معاہدہ پر عنقریب دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے انگلستان پولینڈ کو ایک معقول رقم بطور قرض دے گا۔

لنڈن ۱۵ر جولائی۔ ملک معظم نے مسٹر بیبرگن کو وزیر سپلائی مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ وزارت کے فرائض منصبی میں بعض اور تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں۔ اور پہلی مرتبہ ایک عورت کو پارلیمنٹری سکرٹری مقرر کیا گیا ہے

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر جمہوریہ امریکہ نے کانگرس کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ قانون غیر جانبداری کی تنسیخ کے قابل غور آ پاس کر دیا جائے امریکن مفاد اور امن عالم کا اس وقت یہی تقاضا ہے۔ فریقین جنگ کے پاس اسلحہ فروخت کرنے کی ممانعت سے امریکہ کو سخت نقصان ہو گا۔ جو لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اس پابندی سے ملک جنگ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ یا عمداً عوام کو دھوکا دے رہے ہیں۔

پونا ۱۵ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز براہ مدراس کولمبو روانہ ہو گئے۔ جہاں ہندوستانیوں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کے متعلق آپ مناسب کارروائی کریں گے۔

لکھنؤ ۱۵ر جولائی۔ آج ایک مسلم لیگی ممبر نے کانپور میں گولی چلنے کے واقعہ پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ اس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس قسم کی باتیں شرارت پر مبنی ہیں کہ حکومت مسلمانوں کو خوف زدہ کرنا چاہتی ہے۔ کانپور کے واقعات کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ مگر حالات کو اپنے مخالف پا کر مسلم لیگ اس سے علیحدہ ہو گئی۔ اب بھی اگر وہ تعاون کا یقین دلائے۔ تو تحقیقات کرائی جا سکتی ہے۔

لکھنؤ ۱۴ر جولائی۔ ۶ر جولائی کو ایک شیعہ ہجوم پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کے بعد ڈپٹی کمشنر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پولیس گولی چلانے میں حق بجانب تھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو خوفناک نتائج نکلنے کی امید تھی۔

شملہ ۱۵ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گو والیان ریاست ہائے پنجاب نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ فیڈریشن میں داخلہ سے قبل بعض ترامیم کا مطالبہ کیا جائے لیکن بہاولپور اور فرید کوٹ کی ریاستوں نے غیر مشروط طور پر اس میں شمولیت کا فیصلہ کر دیا ہے۔

لاہور ۱۵ر جولائی۔ ایک سناتن دھرمی پرچارک نے جو جنوبی امریکہ سے واپس آیا ہے پریس کے نام ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ برٹش گی آنا اور ٹرینیڈاڈ میں ہندوؤں کو مُردے جلانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ وہاں ایک صدی سے آباد ہیں۔ ان کو عیسائی طریق پر مُردے دفن کرنے پڑتے ہیں۔

لاہور ۱۵ر جولائی۔ مجلس اتحاد ملت کی طرف سے مولوی ظفر علی صاحب نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر آریہ سماجیوں نے اس تاریخ تک شورش بند نہ کی۔ تو وہ جتھے کی حیدر آباد کی سرحد پر جائیں گے۔ اور آریوں کو داخل ہونے سے روکیں گے لیکن آج

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول آف الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس معزز درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ تحریک جدید کا چندہ ادا کر چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کرکے ثواب حاصل کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں
"جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز (کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدے کی رقم ۱۵ اگست تک اپنے امام کے حضور پیش کر دینی چاہیئے۔) پہونچا دیں۔ اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے حاصل نہیں کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں ان احباب سے جو اپنے وعدے کی رقم سو فی صدی ادا کر چکے ہیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی جماعت کے دوسرے احباب کو جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور قریباً آٹھ ماہ خاموشی میں گزار چکے ہیں تحریک کریں اور ان کو بتائیں۔ کہ ان کا امام ان سے چاہتا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقم ۱۵ اگست تک پوری کرکے اللہ تعالے کے حضور سے ثواب لیں۔ وہ اٹھیں۔ اور گزشتہ کی تلافی اس طرح کریں کہ اپنا سال پنجم کا وعدہ ۱۵ اگست سے پہلے پورا کر دیں۔ بلکہ اگر کسی کے ذمہ گزشتہ سالوں میں سے کسی سال کا بقایا ہو تو اس کی رقم بھی ادا کریں۔ تا ان کا نام پانچ ہزاری فہرست میں آ جائے۔ پس چندہ ادا کر دینے والے دوستوں کو دوہرا ثواب لینے کے لئے اپنے ارد گرد کے دوسرے احباب کو خصوصیت سے چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) غلام حسین صاحب نئی دہلی اپنی لڑکی بشریٰ کی صحت کے لئے (۲) منشی مہر دین صاحب پٹواری نہر جھنگ کی اپیل کی بحالی اور منشی حسین بخش صاحب کی لڑکی کی صحت کے لئے (۳) چودھری محمد رمضان صاحب عثمان پور کی اہلیہ اور لڑکے کی صحت کے لئے (۴) چودھری عبدالکریم صاحب لاہور کی لڑکی کی صحت کے لئے (۵) صدر دین صاحب کوٹ رحمت خان کی صحت کے لئے جو درد اعصاب میں مبتلا ہیں (۶) عبدالکریم صاحب بوریوالا ملتان کی صحت کے لئے جو بعارضہ کھانسی بخار سات ماہ سے بیمار ہیں (۷) کرم الٰہی صاحب ظفر واقف زندگی تحریک جدید کے لئے جو ریح کے دردوں کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

تلاش گمشدہ مسمی مہر دین ساکن سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر تقریباً ۲۰ سال رنگ گندمی۔ قد درمیانہ لباس کلاہ پر پگڑی باندھتا ہے۔ جس صاحب کو اس کی بابت پتہ ہو وہ مہر دین کو اپنے پاس ٹھہرائیں اور پتہ دیویں۔ اس کے اخراجات کے ہم ذمہ دار ہوں گے۔ اور اس صاحب کو انعام بھی کچھ دیا جائیگا۔ المشتہران بشیر محمد غلام دین احمدی دکاندار بوٹ مرچنٹس بلاچور ضلع ہوشیارپور

اعلان نکاح یکم جولائی ۱۹۳۹ء کو محمد طفیل ولد گلاب الدین قوم ارائیں کا نکاح مبلغ دو صد روپیہ مہر پر رشیم بی بی صاحبہ بنت کریم بخش قوم ارائیں کے ساتھ منشی شیر محمد صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔ خاکسار غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷۰ الف

ہوشیارپور کی آموں کی نمائش میں احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے آموں کو اول انعام ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو فروٹ فارم چند سال سے قادیان میں جاری کر رکھا ہے۔ اور جس میں آموں کی کم وبیش ایک صد اقسام نصب ہیں۔ اس کے آموں نے اس سال ہوشیارپور کی نمائش میں اول انعام (یعنی ایک کپ اور تین سرٹیفکیٹ اور پندرہ روپے نقد انعام) حاصل کیا ہے۔ احمدیہ فروٹ فارم کا لنگڑا آم خاص طور پر پسند کیا گیا۔ اور جملہ جج صاحبان نے جن میں ڈپٹی کمشنر صاحب ہوشیارپور اور فروٹ سپیشلسٹ پنجاب اور ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر اور بہت سے دیگر معزز اصحاب شامل تھے۔ اسے بالاتفاق نمبر اول پر قرار دیا۔

اس نمائش میں اضلاع۔ انبالہ۔ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ حصار۔ فیروزپور جالندھر ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ لدھیانہ۔ لاہور۔ امرتسر سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ اور گورداسپور شریک ہوئے تھے۔ اور آموں کے کم وبیش چار سو مختلف نمونے پیش کئے گئے تھے۔

نتیجہ امتحان دینیات کلاس درجہ ثالثہ نصرت گرلز سکول

نام	نمبر حاصل کردہ	کل نمبر
(۱) رشیدہ ناصرہ بیگم بنت چودھری نصیر الدین صاحب	۲۵۶	۶۱۸ پاس
(۲) صالحہ خاتون بنت بھائی محمود احمد صاحب	۲۸۷	پاس
(۳) ممتاز اختر بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۲۲۹	"
(۴) سلیمہ بیگم بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۵۵۷	اول
(۵) صادقہ بیگم بنت مولوی خیر الدین صاحب	۴۶۰	دوم
(۶) سراج بی بنت مستری چراغ دین صاحب مرحوم	۳۴۸	پاس
(۷) امۃ السلام بنت میاں احمد الدین صاحب مرحوم	۳۴۶	"

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درس القرآن کے متعلق اعلان

پچھلے چند سالوں سے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اگست و ستمبر کے مہینوں میں قادیان میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس سال بھی ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء سے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء تک مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری قرآن مجید کا درس دیں گے۔ امید ہے کہ بیرونی احباب ان ایام میں فرصت نکال کر یا رخصت لے کر درس میں ضرور شریک ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس سال درس سورہ السجدہ سے آخر قرآن مجید تک ہوگا۔ انشاء اللہ انہی ایام میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی کلاس کا بھی اجرا کیا جا رہا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ

آسمانی مصلح کی بعثت کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس طرح خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہر شخص مشاہدہ کرسکتا ہے۔ کہ سخت گرمی کے بعد بارش نازل ہوتی ہے۔ جو مُردہ زمین میں زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا یہ بھی قانون ہے کہ جب رُوحانی لحاظ سے دُنیا میں مُردنی چھا جاتی ہے۔ تو وُہ روحانی زندگی کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ روحانی پانی نازل کرتا ہے۔ اور جو لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وُہ روحانیت کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ قلبی اطمینان اور سکون حاصل کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے افضال اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔

دُنیا کی نظروں میں ان کی ابتدائی حالت خواہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہونے کی وجہ سے وُہ ظاہری درماندگی کی حالت میں بھی بڑے بلند حوصلے اور عظیم الشان ارادے رکھتے ہیں۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے جبکہ وُہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو کر دُنیا کو محو حیرت بنا دیتے ہیں۔

غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس طرح جسمانی ضروریات کے پُورا کرنے کے سامان عین وقت پر مہیا فرماتا ہے۔ اسی طرح انسان کی روحانی ضروریات کے پورا کرنے کے اسباب بھی عین موقعہ پر عطا کر دیتا ہے چنانچہ ہر زمانہ میں ایسے برگزیدہ انسان مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جو مخلوق کا اپنے خالق سے صحیح تعلق پیدا کرنے میں راہ نمائی کرتے رہے اور انہیں ایسی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جو نہ صرف دُنیا میں ان کے لئے عظیم الشان کامیابی کا موجب ہوئی۔ بلکہ اس پر عمل کر کے وُہ عقبیٰ کے لئے بھی بہت کچھ جمع کرسکے۔

موجودہ زمانہ میں ایک روحانی راہ نما کی جس قدر ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کا کوئی سمجھ دار اور ہوشمند انسان انکار نہیں کرسکتا۔ ہر طرف فتنہ وفساد ظلمت اور سیاہ کاری کا دور دورہ ہے۔ اور شیطان اپنے پورے ساز وسامان کے ساتھ دُنیا پر مسلط ہے اس کا ہر مذہب وملت کے لوگ اعتراف کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وُہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مصلح آئے۔ اور دُنیا کو اس خطرناک حالت سے نجات دلائے۔ لیکن نہایت رنج اور افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ جب ایک مصلح اعظم کا پتہ بتایا جاتا ہے۔ تو یہ کہہ کر اس کی طرف سے مونہہ موڑ لیتے ہیں کہ اس نے ابھی تک دُنیا میں کوئی عظیم الشان تغیر نہیں پیدا کیا۔ تمام انسانوں کو فرشتہ نہیں بنا دیا۔ بدیوں کو کلیۃً مٹا نہیں دیا حالانکہ تغیر انہی لوگوں میں کیا جاسکتا ہے جو خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور جو طریق عمل ان کے سامنے رکھا جائے۔ اس پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ ورنہ جس طرح ایک مریض کے ایک طبیب کی دوا استعمال کرنے کے لئے تیار نہ ہونے۔ اور اس کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے صحتیاب نہ ہونے کا الزام طبیب پر عائد نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ایک روحانی مصلح کو قبول نہ کرتے ہوئے روحانیت سے محروم رہنا مصلح پر حرف نہیں لاسکتا۔ اور ایسی صورت میں اس کی صداقت پر اعتراض کرنا خدا تعالےٰ کی ذات پاک کو قابل اعتراض بنانا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ایک طرف روحانی مصلح کی ضرورت پیدا ہو چکی ہو۔ اور دُوسری طرف کوئی سچا رُوحانی مصلح مبعوث نہ کیا جائے۔ بلکہ جھوٹے مصلح پیدا ہوتے رہیں۔ تو اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہوسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مخلوق کی اصلاح کا کام ترک کر دیا ہے۔ اور شیطان کو گمراہی پھیلانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ لوگ طرح طرح کی مصائب ومشکلات میں گرفتار ہونے کی وجہ سے یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ کوئی انہیں اس حالت سے نجات دلائے۔ لیکن کجروی۔ اور گمراہی ان کی طبائع میں اس قدر راسخ ہو چکی ہوتی ہے کہ اسے ترک کرنے کے لئے معمولی سی قربانی کرنا بھی گوارا نہیں کرسکتے۔

دُنیا کی موجودہ حالت اور مصلح کی ضرورت کا جس شدت سے اعتراف کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق ذیل میں دو اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

مولوی ظفر علی صاحب نے پشاور کے ایک جلسہ میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا:۔

"اللہ عزوجل کی یہ سنت جاریہ ہے کہ جب وُہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تو وُہ اس قوم کے دل ودماغ یعنی علماء اور امراء کی باگ دُور دُشمن کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ کیا ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام عاد اور ثمود کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ کیا قرآن کے رموز بتانے والے علماء نے اپنا فرض انجام دیا۔"

اس پر مجمع نے "نہیں نہیں" کی آوازیں بلند کیں۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہُوئے کہا:

"اس وقت ضرورت ہے۔ کہ علماء میدان میں آئیں۔ اور مسلم قوم اور نوجوانوں کی راہ نمائی کریں۔ علماء کا یہ فرض ہے۔ کہ امت کو گمراہی سے بچائیں۔ لیکن وہ امت کے سواد اعظم سے کٹ کر غیروں سے جا ملے ہیں اور اب ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو غیر موحد ہیں۔"

اس طرح مولوی ظفر علی صاحب نے مسلمانوں پر واضح کر دیا۔ کہ علماء ان کی راہ نمائی کرنے کے قطعاً اہل نہیں۔ کیونکہ ان کی باگ ڈور دُشمن کے ہاتھوں میں ہے اور یہ خدا تعالےٰ کی اس سنت کے ماتحت ہے۔ جو کسی قوم کو تباہ کرنے کے لئے جاری ہوتا ہے۔ گویا مسلمان اگر علماء کے پنجے سے اپنے آپ کو آزاد نہ کرائینگے۔ اور ان کے پیچھے چلتے رہیں گے۔ تو یقیناً تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔ اور جب علماء کی یہ حالت ہے تو مسلمانوں کی راہ نمائی کون کرے وہی جسے خدا تعالےٰ مبعوث کرے۔ غرض مسلمان اس وقت روحانی مصلح کے بے حد محتاج ہیں۔ تاکہ ایک طرف تو وُہ انہیں علماء سُو کے پنجہ سے نجات دلائے۔ اور دوسری طرف صحیح اور سیدھا راستہ بتا کر تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرنے سے باز رکھ سکے۔

مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی بڑی بے تابی سے مصلح کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور بڑی سختی سے اس کی ضرورت کا اعتراف کرتے ہیں چنانچہ بہت مشہور شاعر ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور نے اخبارات میں ایک پیغام شائع کرایا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ

"آج زمین کی پاپ سے بھری ہوئی دُھول اور آسمان سے گناہ آلود بارش ہو رہی ہے دیر سے ہم انتظار کر رہے تھے کہ صاف پانی میں اپنے آپ کو دھو سکینگے۔ برسات کی دھارا میں نہا سکینگے۔ لیکن یہ امید نا امید ہوئی جاتی ہے۔ کیچڑ نے ہمارے دلوں کو میلا کر دیا ہے۔ چاروں طرف خون کے نشانات دکھائی دے رہے ہیں۔ کب تک ہم ان نشانات کو مٹانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ سورگ کی خاموشی بھی ان مختلف آوازوں کو سننے میں مدد نہیں دے سکتی۔ جو آج اس خون آلود دُنیا سے امن اور چین کے لئے اٹھ رہی ہیں۔" (ملاپ ۱۵ جولائی)

ان الفاظ میں جہاں آسمانی پانی کی بے حد ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہاں اس سے انتہائی مایوسی بھی ٹپکتی ہے۔ غرض اس وقت ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ اپنے آپ کو آسمانی مصلح کا محتاج سمجھ رہے ہیں اور فی الواقعہ محتاج ہیں بھی۔ کاش وُہ اپنے اندر جرأت۔ ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتے اسکے پر طبیعیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کی یاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کسی گزشتہ خطبہ میں اس فضیلت و حکمت کا ذکر فرمایا تھا جو انتظار صلوٰۃ باجماعت میں ہے اور ارشاد کیا تھا۔ کہ فرائض تحیل کے لئے ایسے نوافل امور میں حصہ لینا موجب اجر جزیل ہے۔ اور یہ تضیع اوقات نہیں اس سے پہلے میری توجہ کبھی اس طرف نہیں گئی تھی۔ کہ اس خصوص میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عمل سے ہمارے لئے بہترین اسوہ چھوڑا ہے۔ آپ سے زیادہ مصروف زندگی اور وہ بھی محض اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اور کس کی ہوسکتی ہے۔ یہاں ہم سنہ ۱۹۰۶ء و سنہ ۱۹۰۷ء کا ذکر کرتا ہوں کہ ان ایام میں حضور اذان کے بعد جلدی ہی ظہر و عصر کی نماز کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لے آتے تھے۔ ہم تشنگان بادۂ عرفان پہلے ہی سے موجود ہوتے آپ آکر مصلیٰ پر بیٹھ جاتے۔ اور کبھی خود ہی کبھی کسی کی تحریک پر (تحریک سے مراد یہ ہے کہ کسی باہر سے آنے والے دوست نے کوئی مسئلہ دریافت کرلیا۔ یا کوئی واقعہ عرض کردیا یا بیعت کے لئے درخواست کردی تو بیعت لینے کے بعد عموماً) حضور تقریر فرما دیتے مگر اس میں کوئی تکلف نہیں تھا۔ کہ ایسا معلوم ہو اب تقریر ہوگی۔ بلکہ باتیں کرتے کرتے ہی تقریر کی صورت ہو جاتی اور اس میں ایسے ایسے معارف و حقائق ہوتے۔ کہ مالاعین رأت ولااذن سمعت۔ کچھ نمونہ اس کا ناظرین الفضل کے صفحہ اول پر دیکھتے ہی ہیں۔ آپ بیٹھنے کے کچھ دیر بعد دریافت فرماتے۔ مولوی صاحب (حضرت حکیم الامۃ خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ) تشریف لے آئے؟ یا آگئے ہیں۔ یہ سنتے ہی منشی شادی خان صاحب مرحوم یا خان اکبر خان صاحب دوڑے جاتے اور حضرت مولوی صاحب کو اطلاع کرتے۔ جو اس وقت اپنے شاگردوں کو مطب میں صحیح البخاری کا سبق پڑھا رہے ہوتے۔ مولانا اول تو باوضو ہوتے۔ لیکن کبھی کبھی پانی کا لوٹا منگواتے۔ بہر دو صورت مسجد دس پندرہ منٹ بعد پہونچتے۔ اور یوں حضور آدھ گھنٹہ بلکہ زیادہ دیر تک انتظار للصلوٰۃ فرماتے۔ توقف فرمانے کی حکمت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں یہ بیان فرمائی کہ میں یہ دیر عمداً کردیا کرتا تھا تا مشتاقان مقالات و ملاقات فیضیاب ہولیں ع

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

حضرت مولوی صاحب مسجد میں آکر چپ چاپ حلقہ سے پچھلی صف میں بیٹھ جاتے۔ اور اس بات چیت کے سننے میں مشغول ہو جاتے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دریافت فرماتے کہ مولوی صاحب آگئے تو مولانا کھڑے ہو جاتے۔ اور لوگ بھی عرض کردیتے کہ جی حضور آگئے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا کہ ادھر مولوی صاحب نے مسجد میں قدم رکھا۔ اور ادھر کسی نے کہہ دیا مولوی صاحب آگئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو جاتے۔ اور مولوی صاحب آپ کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھانا شروع کرا دیتے حضرت مولانا موصوف کو اتنا ادب تھا کہ میں نے بڑے غور سے دیکھا اپنی خلافت کے ایام میں مصلیٰ سے آدھا قدم ہٹ کر پیچھے کھڑے ہوتے۔ اور اس مقام پر قدم نہ رکھتے۔ جہاں حضور کے قدم مبارک پڑتے تھے۔ یہ ایک ذوقی بات ہے شرعی مسئلہ نہیں۔ نماز فرض ختم ہوتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر تشریف لے جاتے ان ایام میں مغرب عشاء فجر کی نمازیں حضور اندر ہی باجماعت ادا فرمایا کرتے۔ بوجہ دوران سر و دیگر عوارض۔ اس لئے مغرب و عشاء کے مابین جو دربار اوائل ایام میں لگتا۔ اس سے ہم محروم تھے۔ جمعہ ان دنوں مسجد مبارک میں بھی ہوتا اور مسجد اقصےٰ میں بھی مسجد مبارک میں اس وقت بھی جب توسیع مسجد ہو چکی تھی۔ مسجد میں لوگ ۱۱ بجے سے آنا شروع ہو جاتے۔ خصوصاً ان دنوں جبکہ ابھی توسیع نہیں ہوئی تھی۔ اور ۱۲ بجے کے بعد تو کسی خوش نصیب یا اثر احمدی کو ہی جگہ ملتی۔ مولانا محمد احسن صاحب امروہوی خطبہ ارشاد کرتے اور نماز پڑھاتے۔ ان کا خطبہ تقریباً ۵۰ منٹ یا ایک گھنٹہ ہوتا جو حضرت اقدس نہایت طمانیت قلب سے سر کو نیوڑائے۔ ہاتھ کی ٹیک لگائے۔ اور اپنے لب مبارک شملہ سے چھپائے سنتے رہتے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ نماز سے فارغ ہو کر ہم حکیم الامۃ کا خطبہ مسجد اقصےٰ میں جا سنتے۔ حضور جمعہ کے دن مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہی پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اور صرف یہی سنتوں کی نماز ہے۔ جو میں نے حضور کو مسجد میں ادا فرماتے دیکھا۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ جمعہ سے پہلی وہ سنتیں تھیں جو ہم لوگ پڑھتے ہیں یا تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں تھیں۔ کیونکہ لم یثبت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم شئی من الصلوٰۃ قبل صلوٰۃ الجمعہ بھی آیا ہے میں محراب کے پاس دیوار کا سہارا لئے ہمہ تن متوجہ ہو کر حضور کی نماز دیکھتا بعض لوگ جو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی کہنی کا اوپر والا حصہ پکڑ لیتے ہیں ایسا حضور نہیں فرماتے تھے بلکہ کہنی کے قریب تک انگلیاں پہونچتیں۔ ہاتھ ناف سے اوپر ہوتے۔ اور بہت ہی خوبصورت لگتے کیونکہ سینہ مبارک بھرا ہوا موزوں تھا۔ قیام رکوع اور خاص کر سجدے میں تقریباً یکساں ہی وقت خرچ ہوتا تھا۔ اور التحیات کے قعدہ میں داہیں ہاتھ کی تین انگلیاں عموماً ساتھ ملا لیتے۔ اور شہادت کی انگلی آگے بڑھائے رکھتے اور ایک وقت خاص (اشہد ان لاالٰہ الا اللہ کہتے) پر اسکو اوپر اٹھاتے۔ آمین بالجہر امام کے پیچھے آپ نہیں فرماتے تھے نہ رفع یدین کرتے میں نے دیکھا ہے البتہ مکرمی سید محمد اسحٰق صاحب کی روائت ہے۔ کہ حضور اندرون خانہ نماز کی جماعت کراتے ہوئے الحمد اور سورہ سے پہلے بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے۔ حضرت خلیفۂ اول و ثانی کا عمل اس روائت پر ہے۔ ظہر و عصر کی نمازیں بارش یا کیچڑ و سرد ہوا کا عذر بیان کرنے پر یا کسی دینی ضرورت مثلاً تصنیف تفسیر الحمد علیہ السلام کے وقت جمع کرنے کا ارشاد فرما دیتے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ حضور تشریف لائے۔ خاموش بیٹھ گئے۔ خدام حاضر تھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ حضور کو کچھ تکلیف ہے۔ دریافت فرمایا مولوی صاحب آگئے اس خاموشی میں دو تین بار حضور نے سبحان اللہ کہا۔ جس سے ہم سمجھ گئے۔ کہ مسجد میں تسبیح و تحمید قبل از جماعت کرنی چاہیئے یا جب کسی مجلس میں بیٹھے ہوں۔ پھر چند منٹ کے بعد دوبارہ دریافت فرمایا مولوی صاحب آئے؟ مولوی صاحب ابھی نہیں آئے تھے۔ حضور اٹھ کر اندر چلے گئے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

غرض میرے عزیز بھائیو عجیب زمانہ تھا۔ حضور کی زیارت کے لئے تین ہی وقت میسر آسکتے ع

وہ ظہر و عصر آکر ہر روز بیٹھ جانا سوم صبح ۸-۹ بجے سیر کے لئے جو تشریف لے جاتے۔ اپریل مئی کے مہینے میں ۹ بجے سیر نری سیر ہی نہ تھی بلکہ محنت و ریاضت کا موجب بھی تھی۔ اس کی کیفیت پھر کسی وقت عرض ہوگی ؎

یاد ایام سلف نے ہائے کیا تڑپا دیا
داغ حسرت سینۂ مغموم میں چمکا دیا

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کرسکتے ہیں (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس نوٹ کو انتظارِ صلوٰۃ کی صحیح حدیث پر ختم کرتا ہوں صلوٰۃ الرجل فی جماعۃ تضعف علی صلوٰتہ فی بیتہ وسوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذالك انہ اذا توضّا فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لایخرجہ الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت بہا درجۃ وحطّت عنہ خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاّہ اللّٰھم صلّ علیہ اللّٰھم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما انتظر الصلوٰۃ۔ (للستۃ الا النسائی) وفی روایۃ فاذا دخل المسجد کان فی الصلوٰۃ ماکانت الصلوٰۃ تحبسہ۔ زاد فی الموطا۔ وجلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ لم یزل فی صلوٰۃ حتی یصلیہا۔ (جمیع الفوائد) گھر یا دوکان و دفتر میں نماز پڑھ لینے کی نسبت اس نماز کا ثواب پچیس گنا ہے۔ جو مسجد میں با جماعت ادا کی جائے۔ مسلمان جس وقت وضو نہایت عمدگی سے تمام شرائط طہارت کے ساتھ کرے۔ اور پھر مسجد کی طرف روانہ ہو۔ محض بہ نیت ادائے صلوٰۃ بالجماعت۔ تو ہر قدم اٹھانے پر ایک درجہ بڑھتا ہے۔ اور ایک خطا معاف ہوتی ہے۔ اور جب تک نماز پڑھتا رہے فرشتے اس کے لئے رحمتِ کاملہ خدا سے مانگتے رہتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ اے خدا اس پر رحمتِ کاملہ بھیج۔ اور اس پر رحمت عامہ نازل فرما۔ اور جتنی دیر جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے امام کے انتظار میں رہے۔ وہ تمام وقت نماز ہی میں شمار ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ بہ نیت صلوٰۃ مسجد میں قدم رکھنے سے کہ نماز باجماعت کے لئے رُکا رہنے تک نماز ہی میں مشغول گنا جائے گا۔ مؤطا میں بھی ایسا ہی ہے۔ کہ جب تک نماز باجماعت سے فارغ نہ ہو جائے نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو یہ سعادت نصیب کرے۔

اکمل عفا اللہ عنہ

والیانِ ریاست اور فیڈرل سکیم

سر عبدالحلیم غزنوی کا اظہارِ خیالات

فیڈریشن میں ریاستوں کے داخلہ کی اہمیت

حال ہی میں سر عبدالحلیم غزنوی ممبر مرکزی اسمبلی نے شملہ میں فیڈریشن کے متعلق والیانِ ریاست کے فیصلہ بمبئی پر تبصرہ کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا۔ اور جو ۲۵-جون کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۵ میں ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام کی ایک شرط یہ ہے۔ کہ وُہ ریاستیں جن کے حکمران کونسل آف سٹیٹ کے باون ارکان منتخب کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اور جن کی مجموعی آبادی ریاستوں کی تمام آبادی سے نصف ہوگی۔ فیڈریشن میں شمولیت منظور کریں۔ اس اعتبار سے اس معاملہ میں ریاستوں کو بہت بڑا دخل حاصل ہے۔ چنانچہ اگر ریاستوں کی مطلوبہ تعداد فیڈریشن کو قبول نہ کرے۔ تو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں جس فیڈریشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ وُہ ایکٹ کی غیر معمولی ترمیم کے بغیر قائم نہیں کی جا سکتی۔ اور گو فیڈریشن کے قیام کے لئے کسی آخری فیصلہ تک پہونچنے سے قبل ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کی مخالفت کو بھی زیرِ غور لانا ضروری ہے۔ تاہم یہ امر بذاتِ خود فیڈریشن کے قیام کو روکنے کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس یہ بات ہے۔ کہ اگر ریاستوں کی مطلوبہ تعداد فیڈریشن کو قبول نہ کرے۔ تو اس کے قیام کے لئے کوئی قدم آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔

ظاہر ہے۔ کہ والیانِ ریاست کا فیصلہ جو قرارداد بمبئی کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک واضح رُوک کے مترادف ہے۔ اور اگر اسے ان کا آخری اور قطعی فیصلہ تصور کر لیا جائے۔ تو اس کا مطلب فیڈریشن میں شامل ہونے سے انکار سمجھا جائے گا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے پاس ہونے سے لے کر اس وقت تک فیڈریشن کے متعلق جو فیصلے ہوئے ہیں۔ یہ ان میں ایک نہایت اہم فیصلہ ہے۔

مجوزہ فیڈرل سکیم کی خامیاں

کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کرے گا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں مجوزہ فیڈرل سکیم پر ہر زاویہ نگاہ سے تنقید کی گئی ہے۔ اور اس سے نہ ریاستیں کلی طور پر مطمئن ہیں۔ اور نہ برطانوی ہندوستان۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں۔ جن کی رُو سے ہندوستان کے مختلف طبقوں میں بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے۔

فیڈرل سکیم اور والیانِ ریاست

ہر شخص کو والیانِ ریاست کی اس خواہش کے ساتھ ہمدردی ہو سکتی ہے۔ کہ وُہ فیڈریشن میں داخل ہونے سے پہلے اپنے مفاد کے لئے مکمل اور موثر تحفظات حاصل کریں۔ لیکن اس کے برعکس یہ امر بھی قابلِ غور ہے۔ کہ اس قدر وسیع اثرات رکھنے والی سکیم کو اس وقت تک کامیابی کے ساتھ حیطۂ عمل میں نہیں لایا جا سکتا۔ جب تک۔ اس کے مختلف عناصر ترکیبی مشترکہ مفاد کے لئے مراعات دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔

میں سمجھتا ہوں (اور میں امید کرتا ہوں کہ مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے گی) کہ اس وقت تک شہزادگان نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وُہ فیڈریشن کے ماتحت اپنے لئے ہر ممکن فائدہ حاصل کرنے کی فکر میں ہیں لیکن اس کے کامیاب نفاذ کے لئے اپنی طرف سے کچھ نہیں دینا چاہتے۔ یہ طرزِ عمل ہندوستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ہندوستان کی مجوزہ فیڈریشن کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان عناصر کو جو آئینی نقطۂ نگاہ سے منتشر اور بکھرے ہوئے ہیں آئینی وحدت میں اکٹھا کر دیا جائے۔ یہ امر موجبِ تعجب نہیں۔ کہ اس کام میں ہر مرحلہ پر شدید مشکلات اور پیچیدہ مسائل آ کھڑے ہوئے ہیں۔ جن کا حل کرنا ضروری ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاستیں ان مشکلات اور مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی عملی اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں۔

والیانِ ریاست کی خام خیالی

یہ پالیسی۔ کہ خود سب کچھ لے لیا جائے۔ اور دوسرے کو کچھ نہ دیا جائے۔ ریاستوں کے لئے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ دُنیا میں اس وقت جس سرعت کے ساتھ حالات تبدیل ہو رہے ہیں ریاستیں اس کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور اس خام خیالی میں مبتلا ہیں۔ کہ اگرچہ باقی دُنیا مساوات انصاف۔ اور عمدہ نظامِ حکومت کے جمہوری نصب العین کی طرف سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ وُہ اسی بے حسی۔ اور جمود کی حالت کو جو کو رومان انگیز ہے قائم رکھتے ہوئے گزارہ کر سکتے ہیں۔

ریاستیں۔ برطانوی حکومت اور برطانوی ہند

میں سمجھتا ہوں۔ کہ والیانِ ریاست کی فیڈریشن میں شمولیت۔ یا عدم شمولیت ان کی رعایا کی اس شدید خواہش پر کہ وُہ اپنے لئے مساوات انصاف اور عمدہ نظامِ حکومت کا وہی ماحول پیدا کرے جو اس کی ہمسائیگی میں برطانوی ہند کے صوبجات اور فی الواقعہ ایک بہت بڑی حد تک بعض ترقی یافتہ ریاستوں میں بھی موجود ہے۔ کسی رنگ میں اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

مشکل امر یہ ہے کہ اس وقت ریاستیں حکومت برطانیہ کے ساتھ سودا کر رہی ہیں۔ اور اس سودے میں برطانوی ہندوستان کو کوئی دخل ہی نہیں۔ برطانوی ہند میں کسی کو اس بات کا علم نہیں۔ کہ وہ کونسی شرائط ہیں جو ریاستوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں اور کہ وہ شرائط ریاستوں کے مطالبہ تحفظات سے کس حد تک مختلف ہیں :

ریاستوں کو اس معاملہ میں یہ فائدہ حاصل ہے کہ وہ کارروائی جس کے دوران میں یہ شرائط طے کی جا رہی ہیں یکطرفہ ہے۔ کیونکہ ریاستوں کو اس میں پوری پوری نمائندگی حاصل ہے لیکن برطانوی ہندوستان بالکل غائب ہے۔ فارسی میں ایک مقولہ ہے تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔ یعنی اگر تم فریق مخالف کی عدم موجودگی میں اکیلے قاضی کے پاس جاؤ۔ تو لازماً خوش و خرم واپس لوٹو گے۔ فیڈریشن کے معاملہ میں ریاستیں اس وقت تک من مانی کارروائی کرتی رہی ہیں۔ ممکن ہے وہ بعض تحفظات کو ضروری خیال کرتی ہوں لیکن وہ عملی طور پر فیڈریشن کو بالکل بے اثر بنا دیں گی :

قرارداد بمبئی کا ضرر رساں پہلو

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۵ کی رو سے ریاستوں کو جو دخل حاصل ہے۔ اسے پُرحکمت طریق پر کام میں لاتے ہوئے والیان ریاست نے اس وقت تک اپنے لئے بہت سے فوائد حاصل کرلئے ہیں۔ لیکن اگر قرارداد بمبئی کی پابندی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی سکیم کو کلیۃً ناکام کرنے پر منتج ہو تو انہیں بہت سے فوائد سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ آؤ ہم اس کی متبادل شق پر غور کریں۔ اگر شہزادگان اپنی اس پوزیشن پر جو انہوں نے بمبئی میں اختیار کی ہے۔ اصرار کے ساتھ قائم رہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرکزی حکومت جوں کی توں قائم رہے گی۔ لیکن اس امر کے پیش نظر کہ اس وقت گیارہ خود مختار صوبوں میں ذمہ وار حکومتیں قائم ہیں۔ مرکز میں آئینی ترمیم ناگزیر ہے اور فی الحقیقت اس میں تاخیر واقع ہو رہی ہے۔ ہر شخص سمجھ رہا ہے۔ کہ مرکز میں موجودہ آئین کا چلنا ناممکن ہو رہا ہے۔ اور جلد تر تبدیلی لازمی ہے۔ اگر والیان ریاست گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ سکیم کے نفاذ کو ناممکن العمل بنا دیں۔ تو پھر ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اور برطانوی ہند کے نمائندوں میں برطانوی ہند کی مرکزی حکومت کے آئندہ آئین کے متعلق فوراً مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔

بعض نقطہ ہائے خیال سے اس کے خلاف خواہ کچھ بھی کہا جائے تاہم خود مختار صوبجاتی عناصر کے قیام کا منطقی اور لابدی نتیجہ یہ ہے۔ کہ مرکز میں کسی نوع کی فیڈریشن قائم کی جائے۔ خواہ والیان ریاست اس میں شامل ہوں یا نہ ہوں۔ اگر وہ اس وقت فیڈریشن میں شمولیت اختیار نہیں کریں گے۔ تو مرکز کی آئینی تبدیلی پھر بھی وقوع پذیر ہو کر رہے گی۔ اور وہ اس سے باہر ہوں گے۔ گو غالباً ان کے لئے اس کے دروازے پھر بھی کھلے ہوں گے کیونکہ ضروری ہے کہ حالات و واقعات کا اقتضاء انہیں مجبور کر دے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مرحلہ پر ایک آل انڈیا فیڈریشن میں شامل ہو جائیں :

فی الحقیقت خود حفاظتی کا جذبہ انہیں مجبور کر دے گا۔ کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہوں۔ لیکن اس ضمن میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہوگا۔ کہ آج تو وہ برابر کے حصہ دار کی حیثیت میں ایسی شرائط پر شامل ہو سکتے ہیں۔ جو برطانوی ہند کی نسبت ان کے بہت زیادہ موافق ہیں۔ لیکن بعد میں انہیں فیڈریشن میں شمولیت کے لئے التجا کرنا ہوگی۔ اور شرائط ان کے اور برطانوی ہندوستان کے درمیان طے ہوں گی۔ اور ظاہر ہے کہ وہ شرائط لازماً ان شرائط سے جو وہ آج حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کے بہت کم موافق ہوں گی۔ کسی آئندہ بحث میں کہ فیڈریشن میں جو پہلے سے قائم ہو چکی ہوگی۔ ریاستیں کن شرائط کے ماتحت شامل ہوں۔ برطانوی ہند کو غالب فریق کی حیثیت حاصل ہوگی۔

پس بمبئی میں والیان ریاست جس فیصلہ پر پہونچے ہیں۔ اگر وہ اس پر مصر رہیں تو اس کا واحد نتیجہ یہ ہوگا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں انقلاب آفریں ترامیم کرنی پڑیں گی۔ اور برطانوی ہندوستان کی فیڈریشن قائم کی جائے گی۔ اور والیان ریاست اپنی قسمت پر چھوڑ دیئے جائیں گے۔ برطانوی ہند کی طرف سے ریاستوں پر سیاسی دباؤ لازماً بڑھ جائے گا۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ پیراماؤنٹ پاور اس قسم کے دباؤ سے والیان ریاست کو محفوظ رکھنے کے لئے اسی قدر بے تاب ہوگی۔ جس قدر وہ اس سے قبل رہی ہے یا آج ہے لیکن اگر بفرض محال اس کی اس بے تابی میں اس وقت بھی کوئی فرق نہ آیا۔ اور وہ ان کی حفاظت کے لئے بدستور آمادہ ہوئی تو اس کی طاقت استحفاظ لازماً بہت کمزور ہو چکی ہوگی۔ شہزادگان کی یہ کوشش کہ اپنے اپنے علاقوں میں ہمیشہ کے لئے وہی حالت قائم رکھیں جو اٹھارویں صدی کے وسط میں رائج تھی یقیناً ناکام رہیں گی۔ اور ممکن ہے تباہی و فساد پر منتج ہو :

والیان ریاست کو دردمندانہ مشورہ

پس والیان ریاست کے لئے واجب ہے کہ وہ معاملہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس امر کا پختہ ارادہ کریں کہ (اول) اپنے گھروں کو درست کریں گے اور اپنے اور اپنے خاندانوں کی حفاظت کو رعایا کی محبت اور خیر سگالی پر منحصر رکھیں گے

(دوم) ہندوستان کے مشترکہ مفاد کے لئے فیاضانہ اور حوصلہ مندانہ قربانی کریں گے۔ اور جہاں اپنے لئے ایسے تحفظات حاصل کریں گے جو ممکن اور قابل عمل ہوں۔ وہاں ہندوستان کے وسیع تر مفادات کی خاطر اس امر کے لئے بھی تیار ہوں گے۔ کہ فیڈریشن کے تسلی بخش نفاذ کے لئے اپنی طرف سے جو کچھ قربانی کر سکیں کریں

میں جانتا ہوں کہ بعض ریاستوں میں معیار نظم و نسق پہلے ہی بلند ہے اور بعض پہلوؤں میں برطانوی ہند کے مقابلہ میں بھی زیادہ بلند ہے۔ لیکن میں نے جو کچھ کہا ہے اس کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی پوری جزئیات و تفصیلات کے ساتھ ہر بات پر اطلاق پاتا ہے :

قرآن کریم دیکر ثواب حاصل کریں

دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں نادار اصحاب کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ کہ انہیں پڑھنے کے لئے قرآن کریم دیئے جائیں۔ چونکہ نظارت ہذا کے بجٹ میں اس کے لئے کوئی مد نہیں ہے۔ اس لئے ہمیشہ مخلصین جماعت قرآن کریم

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی

سول ایجنسی برائے قادیاں: میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ اپریل ۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا ماہوار جلسہ اپریل ۳۸ء میں ہوا۔ گویا پبلک زندگی میں قدم رکھنے کے لحاظ سے ماہ زیر رپورٹ تک مجلس کے قیام کو ایک سال گذرا۔ فروری ۳۸ء میں چند نوجوانوں پر مشتمل ایک مختصر سی مجلس بنائی گئی۔ اور اپریل تک صرف قادیان کے چند حلقوں میں مجلس کی شاخیں قائم ہوئیں۔ لیکن آج قادیان کے علاوہ نوے کے قریب بیرونی مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ موجود ہیں بسیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور شفقت سے تحریک خدام الاحمدیہ سلسلہ کا ایک اہم جزو بن گئی ہے جس پر ہم جس قدر بھی سجدات تشکر و حمد بارگاہ ایزدی میں کریں کم ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس نے مندرجہ ذیل مساعی کیں۔

مشقت کے کام

قادیان کے تمام حلقوں میں مشقت کا کام جاری رہا۔ مجلس دار الرحمت نے چار سڑکیں درست کیں۔ خدام دار العلوم نے دار العلوم اور دار الفضل کی درمیانی سڑک ٹھیک کی۔ اور اپنے دفتر کے سامنے فرش بنایا۔ ریتی چھلہ کے خدام نے ریتی چھلہ کے گرد کی دو سڑکیں درست کیں۔ دار السعت میں دوسرے کام کے علاوہ ۲۵ فٹ لمبی نالی بنائی گئی۔ دار الشیوخ کے خدام نے کئی ماہ کی محنت سے ایک غیر آباد کنوئیں کو پر کر کے اس کے پاس کا رستہ درست کیا۔ ننگل کے خدام نے تین خراب راستوں کو درست کیا۔ اور نالیاں صاف کیں دار الفضل، دار البرکات، مسجد مبارک، ناصر آباد اور قادر آباد میں کام باقاعدگی سے جاری رہا بورڈنگ تحریک جدید کے خدام نے مسجد میں صفائی کی۔

بیرونی مجالس میں سے پشاور اور بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائل پور اور نیروبی نے عمل اجتماعی کا انتظام کیا۔ پشاور شہر اور چھاؤنی کے خدام نے قبرستان درست کیا گنج ضلع لاہور نواب شاہ سندھ۔ سرگودھا اور کیرنگ کے خدام مسجد میں صفائی کرتے رہے۔ مونگ کی مجلس کے اراکین نے مسجد میں صفائی کرنے کے علاوہ مسجد کی ایک دیوار اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی۔ جس کے لئے ممبر قریباً سات سو اینٹیں اٹھا کر لائے۔ کوئٹہ کے خدام نے مسجد میں بھرتی ڈالکر فرش کو مضبوط کیا۔ اور اردگرد کے تار کے جنگلہ کو درست کیا۔ نیروبی کی مجلس نے یوم عمل اجتماعی کے موقعہ پر مسجد کے عقبی حصہ کو گھاس لگانے کے لئے ہموار کیا۔ پھول دار پودے لگائے۔ اور مسجد کا ایک دروازہ وسیع کیا۔

مجلس خدام حیدر آباد دکن نے احمدیہ جوبلی ہال میں صفائی کی جمشید پور کے خدام نے جمعہ ہال میں صفائی کی سیالکوٹ شہر کے خدام نے نہایت محنت سے ایک عام گزرگاہ کو جو بہت خراب ہو چکی تھی درست کیا۔ بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں مسجد کی مرمت کی گئی۔ مجلس اوراا بھاگو بھٹی نے دو دفعہ عمل اجتماعی کا انتظام کیا۔ جس میں ۶۶۰ فٹ مٹی ڈالی گئی۔ کمال ڈیرہ سندھ کی مجلس نے ایک میل لمبا راستہ بنایا۔ لودھراں اور شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کی مجالس نے راستے درست کئے۔ نصرت آباد کے خدام چھ مختلف حلقوں میں کام کرتے رہے کیرنگ کی مجلس کے اراکین مدرسہ احمدیہ مقامی کے لئے دھان وصول کر کے لائے۔ اور ایک غریب دوست کا مکان بنانے میں امداد کی۔

خدمت خلق

اس شعبہ کی رپورٹ کا معین تفاصیل کیساتھ پیش کرنا مشکل ہے۔ لیکن بیشتر مجالس میں کام ہوتا رہا۔ دار الرحمت کے خدام نے مجلس مشاورت کے لئے کرسیوں کے مہیا کرنے اور پانی پلانے کا احسن انتظام کیا۔ ایک دوست کو نقل مکانی میں مدد دی چھ مریضوں کی عیادت کی۔ تین کو دوائی لا کر دی۔ ایک مریض کو ہر روز بازار سے کھانا لا کر دیا۔ تین جنازوں کی تجہیز و تکفین میں مدد دی۔

دار العلوم کے خدام مسجد کے حوض کو صاف کر کے اس میں پانی بھرتے رہے دار الفضل کی مجلس ہر ہفتہ دار الشیوخ کے لئے آٹا جمع کرتی رہی۔ دو بچوں کے گم ہو جانے پر رات کو ان کی تلاش کی گئی۔ ایک مکان خطرہ میں تھا۔ اس کے لئے پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ مریضوں کو دوائی لا کر دی۔ دار البرکات میں عیادت مرضے اور بیماروں کی خبر گیری کی گئی۔ ایک بیمار کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اسباب اٹھانے میں مسافروں کی مدد کی گئی۔ مسجد مبارک کے حلقہ میں بیواؤں کی خبر گیری اور بیمار پرسی کے علاوہ ایک مریض کو موضع کاہلواں سے خدام چارپائی پر اٹھا کر لائے ہسپتال میں داخل کرایا۔ اور صبح شام کھانا پہنچاتے رہے۔ حاجتمندوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ بیماروں کی صحت کے لئے بورڈ پر اعلان ہوتا رہا۔ ریتی چھلہ کے خدام ایک زخمی کو ہسپتال اٹھا کر لائے۔ ایک بچہ کو جو پانی میں ڈوب گیا تھا نکال کر گھر پہنچایا۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں شادی کی تقریب پر انتظامات میں حصہ لیا۔ باری باری دو ممبر ہسپتال میں جاکر روزانہ مریضوں کی خدمت کرتے رہے۔ دار السعت کے خدام نے ایک مریض کو ہسپتال پہنچانے کا انتظام کیا۔ ننگل میں خدمت خلق کے عام پروگرام کے علاوہ اراکین نے ایک مکان میں آتشزدگی کی واردات ہو جانے پر آگ بجھانے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ایک غیر احمدی کا بیل جو کنوئیں میں گر گیا تھا اسے نکالا۔ ناصر آباد کے خدام ایک بیوہ کو سودا سلف لا کر دیتے رہے۔

بیرونی مجالس

لودھراں کے خدام نے ۱۲ مسافروں کو کھانا کھلایا۔ دس مسافروں کی مدد کی۔ سات افراد کی نقدی سے امداد کی۔ سولہ بیماروں کی تیمارداری اور چار بیماروں کی عیادت کی۔ آٹھ بیواؤں کی خبر گیری کی۔ گنج لاہور میں ایک غیر احمدی کو پڑھایا۔ اور ایک غیر احمدی بیمار کی عیادت کی۔ دہلی دروازہ کے خدام نے ایک مسافر کو کھانا کھلایا۔ اور اس کے لئے بستر مہیا کیا۔ بھاٹی گیٹ کے حلقہ کے اراکین نے دو دفعہ وفود کی صورت میں پھر کر احمدی احباب کے گھر سے غرباء کے لئے آٹا اکٹھا کیا۔ نقدی سے بھی مدد کی۔ سیالکوٹ چھاؤنی کے ممبر ایک مسجد میں وضو کے لئے پانی بھرتے رہے۔ شارع عام پر پودوں کو پانی دیا۔ سیالکوٹ شہر کے ایک رکن نے ایک مریض کو ہسپتال میں داخل کرا کے اس کا اپریشن کرایا۔ صبح و شام کھانا پہنچاتے رہے۔ اور بھاگو بھٹی میں ایک غیر احمدی کو اپنی گرہ سے دوائی لا کر دی گئی۔ ایک اپاہج کا سامان نصف میل تک اٹھایا گیا۔ ممبران نے متعدد بار سٹیشن پر جا کر مسافروں کو سامان اٹھانے میں مدد دی۔ غیر احمدیوں کی ایک مسجد میں صفائی کی گئی۔ کمال ڈیرہ سندھ نصرت آباد سندھ کٹک۔ مونگ۔ اور قصور کی مجالس میں خدمت بیوگان۔ اور عیادت مرضے پر عمل رہا۔ کوئٹہ کی مجلس نے ایک دعوت کے انتظامات میں مدد دی۔ گوجرانوالہ کے خدام نے مریدکے پہونچ کر ایک اجتماع میں اپنی خدمات پیش کیں۔ کٹک میں ایک دوست سات میل تک ایک شخص کا سامان اٹھا کر لے گئے۔ دہلی کے اراکین نے گیارہ میل دور ایک گاؤں میں طبی امداد مہیا کی۔ نیروبی میں غرباء کی امداد کے لئے باقاعدہ فنڈ قائم کیا۔ ایک شادی کی تقریب پر جملہ انتظامات خدام نے انجام دیئے۔

تعلیم و تربیت

مندرجہ ذیل مجالس میں درس جاری رہا۔ دار الرحمت۔ دار البرکات دار السعت۔ قادر آباد۔ بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ نواب شاہ سندھ کیرنگ اڑیسہ۔ مونگ پشاور چھاؤنی سرگودھا۔ جمشید پور۔ گوجرانوالہ۔ بھاٹی گیٹ لاہور۔ دہلی دروازہ لاہور۔

مندرجہ ذیل مجالس میں تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے:۔

دار الرحمت۔ دار البرکات۔ دار الفضل حلقہ مسجد مبارک۔ دار السعت۔ قادر آباد نصرت آباد۔ گنج۔ جہلم۔ حیدر آباد دکن۔ دہلی۔ بھاٹی گیٹ لاہور۔ دہلی گیٹ لاہور۔ اس کے علاوہ ننگل کے خدام کو حضرت امیر المومنین کے خطبات متعلقہ تحریک خدام الاحمدیہ پنجابی میں ترجمہ کر کے سنائے گئے۔ اور ایک جلسہ کیا گیا۔ دار السعت میں حفظان صحت پر لیکچر دلایا گیا۔ دار البرکات میں ایک غیر معمولی جلسہ کر کے مبلغین کرام کی تقاریر کرائی گئیں۔

تبلیغ

مندرجہ ذیل مجالس نے انفرادی تبلیغ کی۔ مسجد مبارک۔ دار السعت۔ ناصر آباد۔ قادر آباد سیالکوٹ چھاؤنی۔ بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ

اور ۱ اضلع سیالکوٹ لودہراں کمال ڈیرہ سندھ۔ نصرت آباد سندھ۔ پشاور چھاؤنی۔ کنگ۔ قصور دارالرحمت کا ایک دفعہ موضع گلوسوہل گیا۔ اور وہاں جلسہ کیا دارالفضل کے وفد نے ڈیریوالہ میں تبلیغ کی۔ دارالبرکات سے تبلیغی وفود جاتے رہے۔ مسجد مبارک کا ایک دفعہ ہر جمعہ کاہنوان جاتا رہا۔ خدا کے فضل سے خدام کی مساعی سے تین احمدی ہوئے ننگل بگھاں پچاس آدمیوں کو تبلیغ کی جن میں سے بارہ بفضل اللہ احمدی ہو گئے لودہراں میں چالیس افراد کو تبلیغ کی گئی۔ نصرت آباد سندھ میں مہینہ میں ایک دن اجتماعی طور پر تبلیغ کے لئے وقف کیا گیا۔ کیرنگ میں اچھوتوں میں ایک جلسہ کیا گیا۔ مونگ میں گیارہ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ دہلی میں خدام کا وفد تین دفعہ گیارہ میل دور ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ بھاٹی گیٹ لاہور کی مجلس نے ایک پبلک تبلیغی جلسہ کیا اور ایک میلہ میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا۔

تلقین پابندی نماز

انفرادی طور پر اس شعبہ کے ماتحت مندرجہ ذیل مجالس میں کام ہوا:۔ مسجد مبارک۔ قادر آباد۔ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ اور ا ضلع سیالکوٹ لودہراں۔ کوئٹہ۔ مونگ قصور بھاٹی گیٹ لاہور سیالکوٹ شہر

اس کے علاوہ دارالرحمت۔ دارالعلوم دارالبرکات اور قادر آباد میں نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ دارالفضل میں وقتاً فوقتاً حاضری لگانے کا انتظام کیا گیا۔ گنج میں ممبران کی حاضری ۹۵ فی صدی رہی۔

تعلیم ناخواندگان

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی مجالس میں دارالرحمت۔ دارالفضل۔ مسجد مبارک اور دارالسعة میں ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام رہا۔ دارالرحمت میں ۸۴ متعلم تھے اور ۳ معلم۔ دو اجلاس کر کے ناخواندگان کو تقریر کی مشق کرائی گئی۔ باہر کی مجالس سے گنج۔ اور ا۔ جہلم۔ لودہراں سٹروعہ۔ چک ۵۶۵ لائل پور اور جمشید پور کی مجالس نے تعلیم ناخواندگان کا انتظام کیا۔ ان میں سے اکثر جگہ نائٹ سکول قائم ہیں۔

مجلس اطفال

قادیان میں صرف دارالرحمت۔ ریتی چھلہ حلقہ مسجد مبارک اور ننگل نے اس سلسلہ میں کام کیا۔ دارالرحمت میں نمازوں کی حاضری لی جاتی رہی۔ بچوں کے ہفتہ وار اجلاس ہوئے۔ مسجد مبارک کے حلقہ میں بچوں کی حاضری لی جاتی رہی۔ ریتی چھلہ میں بچوں کو قرآن کریم اور نماز کی تعلیم کی طرف توجہ رہی۔ سیالکوٹ چھاؤنی میں بچوں کو اجتماعی طور پر ورزش اور پریڈ کرائی گئی۔ اور ا ضلع سیالکوٹ میں ایک سرولی بچوں کے لئے مقرر کیا گیا۔ جہلم میں بچوں کا جلسہ ہوا۔ لودہراں اور کمال ڈیرہ میں مجلس اطفال قائم ہے۔ کمال ڈیرہ میں بچوں کی تعلیم قرآن کا انتظام رہا۔ قصور میں بچوں کو یسرنا القرآن پڑھایا گیا۔ اور نماز سکھائی گئی۔

صحت جسمانی

اس شعبہ کے ماتحت دارالرحمت میں مختلف کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا جس میں بہت دلچسپی سے اراکین نے حصہ لیا۔ پشاور میں دوبارہ اجتماعی طور پر ورزش کرائی گئی۔ کنگ میں بھی اجتماعی ورزش کی گئی۔ خصوصاً تیرنے اور نشانہ بازی کی مشق کرائی گئی

متفرق امور

حلقہ دارالرحمت کے ممبران نے ایک موقعہ پر جب کہ ان کے کچھ ممبر ریلوے سفر میں ٹکٹ نہ لے سکے۔ انہوں نے سفر سے واپسی پر پیسے جمع کرا دیئے دارالفضل اور دارالبرکات میں مکانات کو حلقہ وار تقسیم کر کے نمبر لگائے گئے۔ دارالبرکات میں دو نمبر مسجد مبارک میں چھ اور ریتی چھلہ اور ننگل میں دس دس نمبر اس ماہ میں زائد ہوئے۔

پشاور چھاؤنی کی مجلس نے -/۱۴/- ماہوار پر مجلس کے کاموں اور نمازوں کے لئے ایک مکان کرائے پر لیا۔

جمشید پور کے تمام ممبران نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے خدام الاحمدیہ کے متعلق ہدایات انتخاب کر کے اپنی نوٹ بکوں میں لکھیں۔ ایک ورجن سوسائیٹیوں کو مجلس کی خدمات پیش کرنے کے متعلق چٹھیاں لکھنے کا انتظام کیا۔ زعیم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی تحریک پر تمام ممبران نے داڑھیاں رکھنے کا عہد کیا۔ قصور میں غیر احمدیوں کے ایک جلسہ میں خدمات پیش کی گئیں۔ بھاٹی گیٹ کے ممبران نے باہمی مودت کے ازدیاد کیلئے تین دفعہ اکٹھا کھانا کھانے کا اہتمام کیا۔ نیز دہلی میں مجلس کے ممبران کے زیر اہتمام کواپریٹو سٹور اور سیونگ بنک جاری ہے۔

نئی مجالس

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل نئی مجالس قائم ہوئیں۔ (۱) جمشید پور (۲) کالا بن (۳) مردان (۴) حیدر آباد سندھ (۵) شیخ پور (۶) مدرسہ چٹھہ ضلع شیخوپورہ (۷) بنگہ۔ بیرونی مجالس میں سے مندرجہ ذیل کا کام نمایاں رہا۔ کیرنگ۔ لودہراں اور بجاگو بھٹی۔ جہلم بھاٹی گیٹ لاہور۔ حیدر آباد دکن۔

کارگذاری دفتر مرکزیہ

مرکزی مجلس کی مساعی حسب ذیل ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں دوسرے امور کے علاوہ قادیان کی تین مجالس کا کام بے قاعدہ ہونے پر ان کو مدغم کر کے ان کی ایک مجلس بنانے کا فیصلہ ہوا۔ موضع بھینی بانگر میں ایک جلسہ کے انعقاد کی تجویز پاس ہوئی۔ جس میں سچ کے موضوع پر انعامی تقریریں ہوں۔

دوسرے اجلاس میں مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کو پریڈ سکھانے کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ ماہوار

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۹ء کو ماہوار مرکزی جلسہ بعد نماز عشاء مسجد نور میں منعقد کیا گیا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر تھے۔ مولوی قمر الدین صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور سیکرٹری کی تقاریر ہوئیں ماہوار رپورٹ متعلقہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء سنائی گئی۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں تعزیہ کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی۔

غیر معمولی جلسہ

عرصہ مذکورہ میں ایک غیر معمولی جلسہ موضع بھینی بانگر میں کیا گیا۔ جس میں قادیان کے مختلف حلقوں کے خدام نے سچ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اول دوم اور سوم رہنے والوں کو انعام دیا گیا۔

تحصیل آٹا برائے دارالشیوخ

مجلس مرکزیہ کے زیر انتظام حلقہ دارالفضل اور دارالانوار سے بورڈران دارالشیوخ کے لئے ہر ہفتہ آٹا جمع ہوتا رہا ہے۔

تعلیم ناخواندگان

ماہ اپریل میں دارالرحمت اور دارالفضل میں باقاعدہ سکول جاری رہے۔ اس ماہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تمام قادیان کے ناخواندگان کی تعلیمی سکیم کا اجرا یکم مئی سے کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس کے لئے تین دن کے اندر اندر تمام ناخواندگان کی فہرستیں بنائی گئیں۔ ان کے لئے معلمین کا تقرر کیا گیا۔ جماعت بندی کی گئی۔ اور سکیم حضور کی خدمت میں پیش کر کے منظوری لی گئی

خدمت خلق

اس شعبہ کے ماتحت مجلس مرکزیہ نے مجلس مشاورت پر مہمانوں کی دعوت کے سلسلہ میں سامان کی فراہمی اور کھانا کھلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ سمال ٹاؤن کمیٹی کے الیکشن پر امیدواروں کی سہولت کے لئے دو ٹران کے بیٹھنے کا انتظام کیا اور چیف جسٹس صاحب کی آمد پر قادیان کی عام صفائی کے علاوہ دارالانوار کی سڑک پر دو رویہ جھنڈیاں لگوانے اور دروازے بنانے کا انتظام کیا۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی خطوط کی آمد ۵۸ رہی۔ دفتر کی طرف سے مقامی خطوط ۲۰۲ لکھے گئے باہر سے ۸۱ خطوط آئے۔ روانگی ڈاک بیرون ۶۲ رہی۔ ماہ اپریل میں تمام قادیان کی سروے کر کے مندرجہ ذیل فہرستیں تیار کروائی گئیں

اہم ملکی حالات اور واقعات

سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال اور گاندھی جی

بنگال کے سیاسی قیدیوں نے گورنمنٹ سے بعض مطالبات کئے تھے۔ جن کے پورا نہ ہونے کی صورت میں بھوک ہڑتال کر دی گئی۔ اس ہڑتال کے آغاز پر بنگال کی بعض خواتین نے گاندھی جی کو تار دیئے اور خطوط لکھے۔ جن میں بعض نے مشورہ دیا۔ کہ آپ بھی ان سے اظہار ہمدردی کے لئے بھوک ہڑتال کر دیں۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ نامدک اندام خواتین مجھ سے ایسے مطالبات کر رہی ہیں۔ جو افسوس ہے۔ کہ میں پورے نہیں کر سکتا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی اس رائے کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ بھوک ہڑتال کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور کوئی قیدی اس ذریعہ سے رہائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی میں ایسے لوگوں کی رہائی کے لئے بھوک ہڑتال کرنے کو تیار ہوں۔ مقصد برآری کا طریق رائے عامہ کو اپیل کرنا اور اسے اپنے حق میں کرنا ہے۔ اور اسوقت ہندوستان کی حکومت رائے عامہ کا احترام کرتی ہے۔ اس لئے ہڑتالوں کی بجائے اس طریق سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس طرح بھوک ہڑتالیں کر کے ایک ناممکن بات کو ممکن قرار دے کر پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنا کوئی مستحسن بات نہیں۔ اور گو مجھے ان ہڑتالیوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے بہت برا کیا ہے۔ تاہم اگر حکومت بنگال ان کو رہا کر کے اس شورش کا انسداد کر دے تو بہت اچھی بات ہوگی۔ پبلک خوش ہو جائے گی۔ اور اسے بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ عوام الناس کی یہ خواہش حکومت کو بہت عرصہ قبل پوری کر دینی چاہیئے تھی۔ لیکن اگر پہلے اس سے کوتاہی ہوئی۔ تو اب اسے ضرور پورا کرنا چاہیئے۔

گاندھی جی والیان ریاست کے نام

گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن کی ۱۵ جولائی کی اشاعت میں مندرجہ صدر عنوان کے ماتحت ایک مقالہ درج کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر والیان ریاست چاہتے ہیں۔ کہ اپنی ہستی برقرار رکھیں۔ تو وہ اپنے آپ کو تبدیل شدہ حالات کے مطابق بنائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ریاستوں میں مکمل شخصی آزادی کا اعلان کر دیں۔ آزاد اور مستقل جوڈیشری قائم کریں۔ بیرونی لوگوں کو آزادانہ طور پر ریاستوں میں داخل ہونے کی اجازت دیں۔ اپنے ذاتی اخراجات محدود کریں۔ اور کسی کو بھی تین لاکھ سالانہ سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ ہو۔ جس صوبہ میں کوئی ریاست واقع ہو۔ اس کی ہائیکورٹ میں ریاستوں کو اپیل کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ گو اس میں شک نہیں کہ ہائیکورٹوں میں بھی بعض اوقات جھوٹے لوگ روپیہ کے زور سے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ نیز ان میں مقدمات لڑنے پر خرچ بھی بہت ہوتا ہے اور وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ لیکن ان تمام نقائص کے باوجود یہ ایک ایسی انسٹی ٹیوشن ہے جسے برطانیہ نے نہایت غور و فکر کے بعد قائم کیا ہے۔ اور ان میں عام طور پر انصاف اور بے خوفی سے کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ لمبے عرصہ تک کانگرس کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ میں نے سنا ہے کہ ان میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ بنیوں کی جماعت ہے۔ جو چند گھونسوں میں ختم کر دی جائے گی۔ لیکن کیا وہ لاکھوں انسان جنہوں نے سول نافرمانی کی تحریکوں میں حصہ لیا۔ سب بنیے تھے۔ کانگرس کا سر گھونسوں سے زیادہ سخت چیزوں سے توڑنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ مگر وہ نہیں ٹوٹا۔ اس لئے والیان ریاست کو اس کی طاقت کا کم سے کم اندازہ نہیں لگانا چاہیئے۔ یہ ملک کے اندر ایک زبردست طاقت ہے جو گھونسے کا جواب گھونسے سے دے سکتی ہے۔ مگر اس کی پالیسی عدم تشدد ہے۔ گو میں تسلیم کرتا ہوں کہ اب اس کا رجحان نہایت سرعت کے ساتھ تشدد کی طرف جا رہا ہے۔ اور میرے چند دوست اسے عدم تشدد پر قائم رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہندوستان کی یہ واحد جماعت ہے جو یہاں برطانوی امپیریلزم کی جانشین ہوگی۔ اس کی گزشتہ پچاس سالہ روایات اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ یہ کوئی فرقہ دار جماعت نہیں۔ بلکہ یہ قومی تحریک ہے۔ اگر کسی وقت یہ ہر لحاظ سے قومی اصول کی پابندی نہ کر سکی۔ تو اپنی موت آپ مر جائے گی۔ اگر والیان ریاست چاہیں۔ کہ اپنی رعایا کے پسماندہ اور کمزور طبقات کو ساتھ ملا کر تحریک حریت کا مقابلہ کریں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس اتحاد سے وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ ایک ایسا اتحاد ہوگا۔ جو اپنے بوجھ سے آپ ہی ٹوٹ جائے گا۔ برطانوی لوگ کانگرس کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کی مزاحمت نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ اس کی شکل وصورت میں تبدیلی ہو۔ چہ جائیکہ یہ تباہ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ بمبئی میں امتناع شراب

بمبئی سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ اس صوبہ میں امتناع شراب کی سکیم حکومت نے نافذ کر دی ہے۔ اب گورنر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری تقاریب پر بھی شراب کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ بڑی بڑی سرکاری پارٹیوں کے موقعہ پر بھی مہمانوں کی تواضع شراب سے کرنے کا طریق ترک کر دیا جائے گا۔ اور میرا حکم ہے۔ کہ آئندہ سرکاری دعوتوں پر سختی سے شراب کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر عمل کیا جائے پرائیویٹ تقاریب کے لئے بھی میرا یہی مشورہ ہے۔ کہ انہیں مے نوشی سے ملوث نہ کیا جائے۔ اور مہمانوں کی خاطر مدارات کے معاملہ میں کوئی امتیاز نہ روا رکھا جائے۔ جہاں تک میری اور گورنمنٹ ہاؤس میں رہنے والے میرے سٹاف کی ضروریات کا تعلق ہے۔ اس امر کا خیال رکھا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ کی پالیسی پر پوری طرح عمل ہو۔ اور صرف انہی سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے "پرمٹ" کے ذریعہ مہیا کی گئی ہیں۔

کانگرسی مسلمانوں کے متعلق مسٹر فضل الحق صاحب کی رائے

پٹنہ سے ۱۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ حال میں مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے بہار میں ایک تقریر کی جس میں کانگرس سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ کہا۔ حتیٰ کہ آپ نے مسلم لیگی مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ جو مسلمان کانگرس یا اس قسم کے دوسرے اداروں سے وابستہ ہیں۔ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ بالکل کافر ہیں۔ اور اس لئے اسلامی مراعات کے مستحق نہیں۔

مرادآباد سے ۱۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ یہاں مسلم لیگ کانفرنس کے اجلاس کے موقعہ پر بھی ان کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے کہا۔ کہ کانگرس کی مدد کرنا اسلام کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ ان کی پرزور مذمت کی جانی چاہیئے۔ مسلمانوں کی کامیابی کا طریق صرف یہی ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ جس کا مقصد وحید مسلم حقوق کی حمایت اور پاسداری ہے۔ اس موقعہ پر سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کا بھی پیغام پڑھا گیا۔ جو یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو باہم متحد رہنا چاہیئے۔ اسی طرح وہ سیاسی اور معاشرتی ماحول میں اپنا وقار قائم رکھ سکتے ہیں۔ آپ نے شیعہ سنی رہنماؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس خوفناک خانہ جنگی کا خاتمہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور تمام ضمنی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد و متفق ہو جائیں۔